تعزیری سزاؤں میں معافی اور کمی بیشی کا شرعی جواز: مقاصدِ شریعت کا تجزیاتی مطالعہ

The Legitimacy of Pardon and Reduction in Punishments in Tazir: An Analytical Study of the Objectives of Shari'ah

DOI:https://doi.org/10.5281/zenodo.15398955

**Dr.Fazail Asrar Ahmed*
***Mamoon Khan*
****Zaheer Ud Din*

Abstract:

This research explores the Shari'ah-based justification for granting pardon, reduction, or suspension in discretionary (Ta'zīr) punishments, in light of the objectives of Islamic law (Maqāṣid al-Sharī'ah). Ta'zīr refers to punishments where judges or rulers are given flexible authority within defined boundaries. The study seeks to identify under what conditions leniency is permissible, and to what extent such leniency aligns with the higher objectives of Shari'ah—namely the protection of life, intellect, wealth, religion, and progeny. It also critically examines the modern state's authority (e.g., presidential pardon) from an Islamic legal perspective. The findings suggest that while Islamic law does allow for mitigation or pardon in Ta'zīr cases, such actions must adhere to the principles of justice, reform, and public interest. Unwarranted pardons, especially those driven by political motives, can undermine the very objectives of Shari'ah and erode public trust in justice.

Key Words: *The Legitimacy of Pardon and Reduction in Punishments in Tazir: An Analytical Study of the Objectives of Shari'ah*

اس تحقیق میں تعزیری سزاؤں میں معافی، تخفیف، اور معطلی کے شرعی جواز کا جائزہ مقاصدِ شریعت کے اصولوں کی روشنی میں لیا گیا ہے۔ تعزیر اسلامی فقہ کا وہ دائرہ ہے جس میں قاضی یا حاکم کو خاص اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔ یہ تحقیق اس سوال کا جواب تلاش کرتی ہے کہ کن شرائط و حدود کے تحت تعزیری سزامیں نرمی جائز ہے، اور یہ نرمی مقاصدِ شریعت—جیسے کہ جان، عقل، مال، دین اور نسل کے تحفظ—سے کس حد تک ہم آہنگ ہے۔ نیز، جدید ریاستی نظام میں سربراہِ مملکت کے معافی کے اختیار کا شرعی تجزیہ بھی پیش کیا گیا ہے۔ تحقیق کا خلاصہ یہ ہے کہ شریعت معافی اور تخفیف کی اجازت دیتی ہے، بشرطیکہ وہ عدل، اصلاح اور عمومی مصلحت کے اصولوں کے تابع ہو۔ بے جا معافی یا سیاسی بنیادوں پر تخفیف نہ صرف مقاصدِ شریعت کی خلاف ورزی ہے بلکہ معاشرتی انصاف پر بھی منفی اثر ڈال سکتی ہے۔

....

**Associate Prof.(Emeritus) Dept. of Islamic Studies Govt.Allama Iqbal Graduate College Sialkot*
***Researcher Scholar Ph.D Islamic Studies, Shaikh Zayed Islamic Centre, University of Peshawar*
****M.Phil. Scholar, Department of Islamic Studies ,University of Agriculture Peshawar*

مسئلہ کی وضاحت (تعزیر، معافی، اور کمی بیشی)

اسلامی شریعت میں سزاؤں کا ایک واضح نظام موجود ہے، جس میں حدود، قصاص، اور تعزیرات شامل ہیں۔ ان میں سے "تعزیر" ایسی سزا کو کہا جاتا ہے جو نہ حد ہو نہ قصاص، بلکہ حاکم یا قاضی کے اجتہاد پر مبنی ہو، اور جرم کی نوعیت، شدت، اور مجرم کے حالات کے مطابق دی جائے۔

فقہاء کے مطابق: " التعزير هو التأديب على معصية لا حد فيها ولا كفارة"[1]. یعنی: تعزیر ایسی معصیت پر دی جانے والی تادیبی سزا ہے جس میں نہ حد ہے نہ کفارہ۔

چونکہ تعزیرات کا تعین نص قطعی سے نہیں ہوتا بلکہ مصلحت، عرف، اور قاضی کے اجتہاد پر منحصر ہوتا ہے، اس لیے ان میں معافی، کمی، بیشی، یا معطلی کی گنجائش اصولی طور پر موجود ہے۔

معافی سے مراد یہ ہے کہ قاضی یا حاکم کسی خاص جرم میں تعزیر کو بالکل ساقط کر دے، جب کہ کمی سے مراد ہے کہ مجرم کی حالت یا جرم کے حالات کے پیشِ نظر سزائے تعزیر کو معمول سے کم کر دیا جائے، اور معطلی کا مطلب ہے کہ سزا کو کسی وقت یا شرط کے ساتھ مؤخر کیا جائے۔

امام ابن تیمیہ کے مطابق: "التعزير يرجع إلى اجتهاد الإمام أو القاضي في نوع العقوبة وقدرها بحسب الجريمة والمجرم تعزیر کی نوعیت اور مقدار میں امام یا قاضی کا اجتہاد معتبر ہے جو جرم اور مجرم کی حالت کے مطابق ہوتا ہے۔

اسی بنیاد پر اسلامی فقہ میں تعزیرات کے باب میں مرونت پائی جاتی ہے، اور معافی یا کمی بیشی کو اصلاحِ مجرم، دفعِ مفسدہ، یا رعایتِ حال کے تحت قابلِ قبول قرار دیا گیا ہے، بشرطیکہ یہ اقدام مقاصدِ شریعت (جیسے کہ عدل، امن، اصلاح) کے خلاف نہ ہو۔

تعزیر کا مفہوم اور اس کی شرعی حیثیت

لغوی و اصطلاحی تعریف:

1. لغوی تعریف:

لفظ "تعزیر" عربی زبان میں "عزر، یعزر، تعزیراً" سے ماخوذ ہے، جس کے لغوی معنی ہیں: منع کرنا، روکنا، تادیب کرنا، سرزنش کرنا، یا کسی کو باز رکھنا۔

ابن منظور کے مطابق: "العَزْرُ: التأديبُ، والتعزيرُ: التَّأنيبُ والتَّوبيخُ والمنعُ[2]". **یعنی:** "عزر" کا مطلب ہے تادیب،

اور تعزیر کا مطلب ہے ملامت، سرزنش اور روک دینا۔

.2 اصطلاحی تعریف:

فقہائے اسلام کے نزدیک تعزیر ایک ایسی سزا ہے جو:

- کسی ایسے جرم پر دی جاتی ہے جس پر حد (حد شرعی) یا قصاص مقرر نہ ہو،
- اور اس کی مقدار یا نوعیت کا تعین قاضی یا حاکم اپنے اجتہاد سے کرتا ہے۔

امام ابن الہمام (حنفی فقیہ) فرماتے ہیں:

"التعزير تأديب لا حد فيه ولا كفارة، وهو مشروع للردع والزجر[3]".

یعنی: تعزیر ایسی تادیبی سزا ہے جس میں نہ حد ہے نہ کفارہ، اور یہ سزا باز رکھنے اور عبرت کے لیے مشروع ہے۔

فقہ مالکی میں بھی یہی تصور ملتا ہے:

"هو عقوبة غير مقدرة شرعاً، يفوض أمرها إلى اجتهاد الحاكم، بحسب الجريمة وظروفها[4]".

وہ سزا ہے جس کی مقدار شریعت نے متعین نہیں کی بلکہ حاکم کے اجتہاد پر چھوڑ دی گئی ہے، جرم اور حالات کے مطابق۔

حدود اور تعزیر میں فرق

امام ابن رشد فرماتے ہیں: "الحدود مقدرة لا مجال للاجتهاد فيها، والتعزيرات موكولة لاجتهاد الحاكم بحسب المصلحة[5]". **یعنی:** حدود وہ سزائیں ہیں جن میں اجتہاد کی گنجائش نہیں، جب کہ تعزیرات کا انحصار حاکم کے اجتہاد اور مصلحت پر ہے۔

فقہی مکاتب فکر میں تعزیر کی اقسام

تعزیر چونکہ ایک غیر مقدر (unspecified) سزا ہے جس کا تعلق اجتہاد، مصلحت، اور اصلاح سے ہے، اس لیے فقہاء نے اسے مختلف اقسام میں تقسیم کیا ہے، جو جرم، مجرم، اور سماجی حالات کے اعتبار سے بدل سکتی ہیں۔

.1 فقہِ حنفی:

فقہِ حنفی کے مطابق تعزیر کی درج ذیل اقسام ہیں:

أ. تعزیر بالقول : جیسے ملامت، تنبیہ، سرزنش، علانیہ ملامت ب. تعزیر بالفعل : جیسے قید، جلاوطنی، مال کی ضبطی

ج. تعزیر بالضرب : جیسے مارنا، لیکن حد سے کم

"والتعزير يكون بالتوبيخ أو بالحبس أو بالضرب، ويقدره الإمام بحسب الجريمة[6]".

یعنی: تعزیر کبھی ملامت، کبھی قید، اور کبھی مار سے دی جاسکتی ہے، اور اس کی مقدار امام طے کرتا ہے۔

.2 فقہِ شافعی:

فقہ شافعی میں تعزیر کو مجرم کی نوعیت اور جرم کی شدت کے اعتبار سے تقسیم کیا گیا ہے:

- تعزیر بغیر حد کے جرم پر دی جاتی ہے
- ضرب کی مقدار کم از کم 10 کوڑوں سے کم ہونی چاہیے
- مصلحتِ عامہ کے تحت مالی تعزیر (مثلاً جرمانہ) جائز ہے بعض شوافع کے نزدیک

"يجوز التعزير في كل معصية لا حد فيها ولا كفارة، بما يراه الحاكم من توبيخ أو ضرب أو حبس[7]".

.3 فقہِ مالکی:

مالکیہ تعزیر کو وسیع مفہوم میں لیتے ہیں اور اسے مالی، جسمانی، اور سماجی تمام صورتوں میں جائز قرار دیتے ہیں۔ ان کے ہاں:

- تعزیر میں جلاوطنی، مال کی ضبطی، بیوی سے دوری بھی شامل ہے
- تعزیر کی مقدار قاضی عُرف اور مصلحت کے مطابق مقرر کرتا ہے "للحاكم أن يعزر بما يراه مناسبًا، ولو بمال أو هجر، إذا تحققت المصلحة[8]".

.4 فقہِ حنبلی:

حنابلہ بھی تعزیر کو مختلف ذرائع سے نافذ کرنے کے قائل ہیں: تعزیر کا مقصد ردع (روک تھام) اور اصلاح ہے

قاضی مجرم کے حال کے مطابق فیصلہ کرے۔

بعض صورتوں میں تعزیر کی سزا قتل تک جاسکتی ہے)بشرطِ فسادِ شدید "ويجوز التعزير بكل ما يردع الجاني، من ضرب وحبس وتوبيخ، بل والقتل عند الحاجة[9]".

- قرآن وسنت سے تعزیر کی مشروعیت

اولاً: قرآن مجید سے دلائل

1 سورۃالنساء، آیت 16:

﴿وَالَّذَانِ يَأْتِيَانِهَا مِنكُمْ فَآذُوهُمَا﴾[10]

"اور تم میں سے جو دو (مرد) ایسا کریں تو ان دونوں کو اذیت دو۔"

تشریح: یہ آیت غیر محصن مردوں کے درمیان فحاشی (لواطت) سے متعلق ہے، جس پر کوئی حد مقرر نہیں، بلکہ "فَآذُوهُمَا" کہہ کر اذیت دینے کا عمومی حکم دیا گیا، جس میں تعزیر داخل ہے۔ "هذه الآية أصل في جواز التعزير بما يراه الإمام مناسباً من الإيذاء[11]".

2- سورۃ الحشر، آیت 7:

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ﴾ اور جو کچھ تمہیں رسول دے دیں وہ لے لو۔[12]"

یہ آیت سنتِ نبوی ﷺ کی اطاعت اور پیروی کا عمومی حکم دیتی ہے، جس میں تعزیر کے وہ تمام فیصلے شامل ہیں جو آپ ﷺ نے اجتہادی طور پر صادر فرمائے۔

▪ثانیاً: سنتِ نبوی ﷺ سے دلائل

1 حدیث: شراب نوشی پر تعزیر

- "كان النبي ﷺ يضرب في الخمر بالنعال والجريد أربعين[13]".

یعنی: نبی کریم ﷺ شراب نوش پر چالیس کوڑوں سے سزا دیتے تھے، کبھی جوتوں اور کھجور کی چھڑیوں سے۔ شراب نوشی پر سزا تعزیر تھی، کیونکہ ابتدا میں اس پر کوئی حد مقرر نہیں تھی، بعد ازاں خلفائے راشدین نے حالات کے مطابق اسے اسی کوڑوں تک بڑھا دیا۔

2- حدیث: سزائے قولی تعزیر

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور دیگر دو صحابہ کو غزوۂ تبوک سے پیچھے رہنے پر رسول اللہ ﷺ نے پچاس دن تک مسلمانوں سے قطع تعلق کا حکم دیا۔[14]

- یہ سزا تعزیر کی ایک نرم قسم تھی جو اصلاحِ نفس اور توبہ کے لیے دی گئی، اور یہ ایک غیر حدی جرم پر تھی۔

.3 روایت: جھوٹ بولنے والے پر تعزیر

ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے سامنے جھوٹ بولا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"إن من أكبر الكبائر أن يحدّث الرجل بالكذبة ليضحك القوم[15]".

اور بعض مواقع پر آپ ﷺ نے ایسے افراد کو ملامت یا لوگوں کے سامنے تنبیہ کی، جو قولی تعزیر کی شکل ہے۔

تعزیری سزاؤں میں معافی اور کمی بیشی کا فقہی تجزیہ

تعزیر کی سزائیں چونکہ غیر مقدر (unspecified) ہیں اور ان کا مقصد اصلاح، ردع (روک تھام)، اور مصلحتِ عامہ ہے، اس لیے فقہاء نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ قاضی یا حاکم حالات کے مطابق تعزیر میں معافی، کمی یا زیادتی کر سکتا ہے، بشرطیکہ وہ عدل، حکمت اور مصلحت پر مبنی ہو۔

فقہ حنفی:

حنفی فقہاء کے نزدیک تعزیر قاضی کی صوابدید پر ہوتی ہے، اس لیے اگر جرم میں تخفیف کا جواز ہو تو قاضی تعزیر معاف یا کم کر سکتا ہے، اور اگر جرم شدید ہو تو زیادہ بھی کر سکتا ہے، لیکن حد کے برابر نہیں۔

"والتعزير مفوض إلى رأي الإمام، يقدره بحسب الجناية وحال الجاني، ويجوز تركه إذا اقتضت المصلحة[16]".

یعنی: تعزیر کا فیصلہ امام کے اجتہاد پر ہے، اور مصلحت کی بنا پر معاف کرنا بھی جائز ہے۔

فقہ مالکی:

مالکی فقہاء کے مطابق تعزیر کی نرمی یا سختی کا انحصار جرم اور مجرم کے حالات پر ہے، اور قاضی کو اختیار ہے کہ وہ اصلاح کے پیشِ نظر سزا کم یا معاف کر دے۔

"للقاضي أن يترك التعزير إذا ظهرت توبة الجاني أو تحقق إصلاحه".

*القرافي، الفروق، ج4، ص208، دار الكتب العلمية. *[2]

یعنی: توبہ اور اصلاح کی صورت میں قاضی تعزیر ساقط کر سکتا ہے۔

فقہ شافعی:

شافعی فقہاء تعزیر میں اعتدال کے قائل ہیں۔ ان کے نزدیک اگر جرم چھوٹا ہو، یا مجرم پہلی مرتبہ ایسا فعل کرے، تو قاضی اسے قولی تعزیر یا نرمی سے بھی نپٹا سکتا ہے، اور اگر جرم عام مفسدہ کا باعث ہو تو سزا میں سختی بھی کر سکتا ہے۔

"التعزير يُقصد به الزجر والإصلاح، ويجوز فيه التخفيف بحسب المصلحة[17]".

فقہ حنبلی:

حنابلہ کے نزدیک تعزیر کی معافی اس وقت جائز ہے جب مجرم نادم ہو، اور اصلاح کی امید ہو۔ اور اگر فسادِ عام کا اندیشہ ہو تو سزا میں اضافہ بھی جائز ہے۔

"التعزير يشرع للردع، فإن حصل المقصود بالعفو جاز، وإلا وجب التشديد".

*ابن قدامة، المغني، ج10، ص158، دار الفكر. *[4]

اصولی بنیادیں:

1. المصلحۃ المرسلۃ: اگر تعزیر کی معافی یا کمی سے مصلحت حاصل ہو، تو وہ جائز ہے۔
2. سد الذرائع: اگر کمی بیشی فساد کو روکنے کا ذریعہ ہو تو سزا میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔
3. توبۃ المذنب: اگر مجرم تائب ہو جائے تو تعزیر معاف کی جا سکتی ہے۔

- تعزیرات میں نرمی کی شرائط و قیود

.1 ▪ مجرم کی توبہ و ندامت

فقہاء کے مطابق، تعزیرات میں نرمی کی سب سے اہم شرط مجرم کی توبہ اور ندامت ہے۔ اگر مجرم جرم کے بارے میں پچھتاوا اظاہر کرتا ہے اور آئندہ اس کی تکرار سے بچنے کا عہد کرتا ہے، تو اس پر نرمی کی جا سکتی ہے۔

"وإذا تاب الجاني وندم على ما فعل جاز ترك التعزير أو التخفيف[18]". یعنی: اگر مجرم توبہ کرے اور پچھتاوے کا اظہار کرے تو تعزیر کو معاف یا کم کیا جا سکتا ہے۔

.2 ▪ جرم کا نوعی یا شدت کا کم ہونا

اگر جرم کم شدت کا ہو یا پہلی بار کیا جائے تو اس صورت میں بھی نرمی کی گنجائش ہوتی ہے۔ فقہاء شافعیہ اور حنبلیہ کے مطابق، اگر جرم سنگین نوعیت کا نہیں، یا وہ نیا ہو تو سزا میں تخفیف کی جا سکتی ہے۔

"إذا كان الجرم يسيراً أو كان أول مرة، جاز تخفيف التعزير[19]".

.3 ▪ مجرم کی حالت اور ضرورت

تعزیرات میں نرمی کا اطلاق مجرم کی حالات پر منحصر ہوتا ہے۔ اگر مجرم محتاج ہو، بیمار ہو، یا اس کی حالت ایسی ہو کہ اس پر سخت سزا کا نفاذ معاشرتی مصلحت کے خلاف ہو، تو نرمی کی جا سکتی ہے۔

"يجب على القاضي أن يراعي حالة الجاني وحاجاته قبل فرض العقوبة[20]".

.4 ▪ سزا کی شدت کا معاشرتی اثر

اگر سزا کی شدت معاشرتی نظم کو مفید نہیں بلکہ فاسد کر سکتی ہو، یا اس کے نفاذ سے منافقانہ ردعمل پیدا ہو، تو قاضی تعزیر میں نرمی کر سکتا ہے۔ فقہ حنفیہ اور فقہ مالکیہ نے معاشرتی اثرات کو نرمی کے فیصلے کے لیے ایک ضابطہ قرار دیا ہے۔

"إذا كان في شدة العقوبة مفسدة للمجتمع، جاز التخفيف[21]".

.5 ▪ مجرم کے ساتھ سابقہ سلوک

مجرم کے ساتھ سابقہ سلوک بھی نرمی کی ایک بنیاد ہو سکتا ہے۔اگر مجرم کا ماضی اچھا ہو اور وہ پہلے کبھی جرم کا مرتکب نہ رہا ہو، تو فقہ حنفیہ کے مطابق، ایک پہلی بار کے مجرم کو معاف یا کمی کی سزا دی جاسکتی ہے۔

"إذا كان الجاني حسن السيرة و لم يكن له سوابق، جاز تخفيف العقوبة".

السرخسي، المبسوط، ج9، ص187، دار المعرفة، بيروت.[5]

6. ▪مصلحت عامہ کی موجودگی

فقہاءِ اسلام کے مطابق، مصلحت عامہ کے تحت اگر کسی مجرم پر نرمی کرنے سے معاشرتی فائدہ ہو، تو اس صورت میں نرمی کی جاسکتی ہے۔اس بات کا فیصلہ قاضی یا امام پر چھوڑا گیا ہے۔

"التعزير مرتبط بالمصلحة العامة، فإذا كانت المصلحة تقتضي التخفيف جاز".

ابن قدامة، المغني، ج10، ص157، دار الفكر، بيروت.[6]

7. ▪عقوبت کی نوعیت

تعزیر کی نوعیت بھی نرمی کی حد کو متعین کرتی ہے۔مالی جرائم (جیسے چوری یا رشوت) پر نرمی کی گنجائش ہو سکتی ہے، لیکن قتل یا فساد فی الأرض جیسے سنگین جرائم میں نرمی کرنا شریعت کے مقاصد کے مخالف ہو سکتا ہے۔

"التخفيف في التعزير يكون في المعاصي الأقل ضرراً[22]".

مقاصدِ شریعت اور ان کی تطبیق بر تعزیر

1. حفاظتِ دین

اسلامی شریعت کا پہلا اور سب سے اہم مقصد دین کی حفاظت کرنا ہے۔کہ افراد اور معاشروں کے اندر اسلامی احکام کا احترام قائم رکھا جائے اور دین سے متعلق کوئی ایسی چیز رونما نہ ہو جو اس کی تعلیمات کے خلاف ہو۔

تعزیرات کی تطبیق:

تعزیرات کے ذریعے دین کی مخالفت کرنے والے افعال کی روک تھام کی جاتی ہے۔جیسے کہ تکفیر، اللہ کے ساتھ شرک، یا مذہبی توہین کے عمل کو تعزیرات کے ذریعے مجرم قرار دے کر اس پر مناسب سزائیں دی جاتی ہیں۔

"إِنَّ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَن يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا[23]".

یعنی: وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کے خلاف جنگ کرتے ہیں، ان کی سزا سخت ہوتی ہے، اور تعزیرات کے ذریعے ان کو سزا دی جاسکتی ہے۔

.2 حفاظتِ نفس (زندگی)

دوسرا مقصدِ شریعت نفس (زندگی) کی حفاظت ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کی جان، عزت اور صحت کی حفاظت کی جائے تاکہ فرد اپنے جینے کے حقوق سے محروم نہ ہو۔

تعزیرات کی تطبیق:

تعزیرات میں اگر کسی شخص نے دوسرے کی جان کو خطرے میں ڈالا ہو، جیسے خونریزی، قتل کی کوشش یا تشویش پیدا کرنے والے جرائم تو ان کی سزا سخت کی جاسکتی ہے تاکہ نفس کی حفاظت کی جاسکے۔

"وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ[24]".

یعنی: اللہ کی طرف سے جس جان کی حرمت ہے، اسے قتل نہ کرو، اور اگر جرم کے نتیجے میں کسی کی جان کا خطرہ ہو، تو تعزیرات کے ذریعے اس کی سزا دی جاتی ہے۔

.3 حفاظتِ عقل

عقل کی حفاظت شریعت کا تیسرا مقصد ہے۔ عقل انسانی سوچ، فیصلہ سازی اور صحیح طریقے سے عمل کرنے کی صلاحیت ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ افراد اپنی عقل کا درست استعمال کریں اور کسی بھی ایسی چیز میں مشغول نہ ہوں جو عقل کو نقصان پہنچائے، جیسے کہ نشہ آور چیزیں یا کسی قسم کی ذہنی الجھن۔

تعزیرات کی تطبیق:

تعزیرات کا اطلاق نبیذ (نشہ آور چیزوں) کے استعمال پر کیا جاسکتا ہے تاکہ عقل کی حفاظت کی جاسکے۔ نشے کی حالت میں ہونے والے جرائم کی روک تھام کے لیے سزا دی جاتی ہے تاکہ انسان کی عقل ضائع نہ ہو۔

"إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ[25]".

یعنی: شراب اور جوا شیطان کے عمل ہیں، اور ان کا استعمال انسان کی عقل کو نقصان پہنچاتا ہے۔ تعزیرات کے ذریعے ان کے استعمال کو روکنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

.4 حفاظتِ نسل (نسل و خاندان)

نسل کی حفاظت کا مقصد انسانوں کی نسلوں کی بقا، ان کے حقوق کی حفاظت اور معاشرتی تسلسل کو یقینی بنانا ہے۔

تعزیرات کی تطبیق:

زنا یا فحاشی جیسے جرائم کی روک تھام کے لیے تعزیرات کا اطلاق کیا جاتا ہے تاکہ نسل کی بقا کو نقصان نہ پہنچے۔ ان جرائم کی سزائیں اس بات کو یقینی بنانے کے لیے دی جاتی ہیں کہ انسان اپنی نسل اور خاندان کے حقوق کو پامال نہ کرے۔

"وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا[26]".

یعنی: زنا کے قریب نہ جاؤ، کیونکہ یہ بے حیائی اور برائی کی راہ ہے۔ تعزیرات کے ذریعے اس جرم کو روکا جاتا ہے تاکہ نسل اور خاندان کی حفاظت کی جاسکے۔

.5 حفاظتِ مال

مال کی حفاظت شریعت کا ایک اور اہم مقصد ہے۔اس کا مقصد فرد اور معاشرہ کے مالی حقوق کی حفاظت کرنا ہے تاکہ افراد کا مال محفوظ رہے اور کسی کو بھی ظلم یا لوٹ مار کا نشانہ نہ بنایا جائے۔

تعزیرات کی تطبیق:

چوری اور رشوت جیسے مالی جرائم پر تعزیرات کا اطلاق کیا جاتا ہے تاکہ افراد کے مال کی حفاظت کی جاسکے۔ان جرائم کی روک تھام اور سزا کا مقصد معاشی انصاف کو یقینی بنانا ہے۔

"وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا[27]".

یعنی: چور اور چورنی کی سزا ان کے ہاتھ کاٹنا ہے، تاکہ معاشرے میں مال کی حفاظت ہو۔

نتائجِ بحث(Research Findings)

مندرجہ ذیل نتائج اس تحقیقی مطالعے کے بعد سامنے آئے ہیں، جو "تعزیری سزاؤں میں معافی اور کمی بیشی کا شرعی جواز: مقاصدِ شریعت کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ" کے عنوان کے تحت مرتب کیے گئے:

1. تعزیر ایسی سزا ہے جو کسی خاص جرم کے لیے نہ تو قرآن میں مقرر ہے اور نہ حدیث میں، بلکہ حاکمِ وقت یا قاضی کو مصلحت و اجتہاد کی بنیاد پر سزا مقرر کرنے کا اختیار ہوتا ہے۔
2. چونکہ تعزیر حدود کے برخلاف ہے اور اس میں اللہ کا حق کم اور بندوں کا حق غالب ہوتا ہے، اس لیے معافی، نرمی اور تخفیف کا دائرہ حدود سے زیادہ وسیع ہے۔
3. جب کسی مجرم کی اصلاح، معاشرتی امن، یا مظلوم کی دلجوئی نرمی یا معافی سے بہتر طریقے سے ممکن ہو، تو وہی شریعت کے مقاصد سے قریب تر ہوگا۔
4. فقہی اصولوں کے مطابق قاضی مجرم کی توبہ، حالاتِ جرم، اور معاشرتی ضرورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے سزا میں تخفیف یا معافی دے سکتا ہے۔
5. دین، جان، عقل، نسل، اور مال کی حفاظت جیسے مقاصد اگر کسی معافی یا کمی بیشی سے بہتر طور پر حاصل ہوں، تو وہی عمل زیادہ قرینِ عدل ہے۔

6. حنفی، مالکی، شافعی، اور حنبلی فقہاء نے تعزیرات میں معافی یا کمی بیشی کے جواز کو عمومی اصول کے طور پر تسلیم کیا ہے، بشرطیکہ اس کا غلط استعمال نہ ہو۔

7. بے جا نرمی، اقرباپروری، یا رشوت و دباؤ کے تحت معافی شریعت اور عدل دونوں کے منافی ہوگی؛ اس لیے قاضی کو نرمی کی حدود کا پابند ہونا چاہیے۔

حواشی

[1] ابن قدامہ، المغنی، ج10، ص157، دار الفکر، بیروت، ط1، 1405ھ.

[2] ابن منظور، لسان العرب، ج4، ص604، مادہ: عزر، دار صادر، بیروت.

[3] ابن الھمام، فتح القدیر، ج4، ص89، دار الفکر، بیروت، ط1، 1424ھ.

* [4] الدر الثمین في شرح رسالة ابن أبي زید القیرواني، ج1، ص366، دار الفکر.

[5] ابن رشد، بدایة المجتھد، ج2، ص440، دار الفکر، بیروت، ط1، 1995م

* [6] السرخسي، المبسوط، ج9، ص187، دار المعرفة، بیروت.

* [7] النووي، روضة الطالبین، ج10، ص173، دار الکتب العلمیة، بیروت.

* [8] القرافي، الذخیرة، ج9، ص277، دار الغرب الإسلامی.

* [9] ابن قدامة، المغني، ج10، ص157، دار الفکر، بیروت.

[10] النساء: 16

* [11] القرطبی، الجامع لأحکام القرآن، ج5، ص95، دار الکتب المصریة.

[12] الحشر: 7

[13] صحیح بخاری، حدیث 6779؛ صحیح مسلم، حدیث 1707

[14] صحیح بخاری، حدیث 4418

[15] سنن أبي داود، حدیث 4990

* [16] السرخسي، المبسوط، ج9، ص187، دار المعرفة، بیروت.

* [17] النووي، روضة الطالبین، ج10، ص174.

* [18] ابن قدامة، المغني، ج10، ص157، دار الفکر، بیروت.

* [19] النووي، روضة الطالبین، ج10، ص174.

* [20] القرافي، الفروق، ج4، ص208، دار الکتب العلمیة.

* [21] السراجي، شرح الموطأ، ج7، ص145، دار الفكر.
* [22] النووي، روضة الطالبين، ج10، ص174.

[23] المائدة:33

[24] الاسراء:33

[25] المائدة:90

[26] الاِسراء:32

[27] المائدة:38

1. Ibn Qudāmah, *Al-Mughnī*, Jild 10, Safah 157, Dār al-Fikr, Beirut, Ṭab'ah 1, 1405H.
2. Ibn Taymiyyah, *Al-Siyāsah al-Shar'iyyah*, Safah 100, Dār al-Āfāq al-Jadīdah, Beirut, Ṭab'ah 2, 1971.
3. Ibn Manẓūr, *Lisān al- 'Arab*, Jild 4, Safah 604, Māddah: 'Azr, Dār Ṣādir, Beirut.
4. Ibn al-Humām, *Fatḥ al-Qadīr*, Jild 4, Safah 89, Dār al-Fikr, Beirut, Ṭab'ah 1, 1424H.
5. *Al-Durr al-Thamīn fī Sharḥ Risālah Ibn Abī Zayd al-Qayrawānī*, Jild 1, Safah 366, Dār al-Fikr.
6. Ibn Rushd, *Bidāyah al-Mujtahid*, Jild 2, Safah 440, Dār al-Fikr, Beirut, Ṭab'ah 1, 1995.
7. Al-Sarakhsī, *Al-Mabsūṭ*, Jild 9, Safah 187, Dār al-Ma'rifah, Beirut.
8. Al-Nawawī, *Rawḍat al-Ṭālibīn*, Jild 10, Safah 173, Dār al-Kutub al-'Ilmiyyah, Beirut.
9. Al-Qarāfī, *Al-Dhakhīrah*, Jild 9, Safah 277, Dār al-Gharb al-Islāmī.
10. Ibn Qudāmah, *Al-Mughnī*, Jild 10, Safah 157, Dār al-Fikr, Beirut.
11. Al-Nisā': 16
12. Al-Qurṭubī, *Al-Jāmi' li-Aḥkām al-Qur'ān*, Jild 5, Safah 95, Dār al-Kutub al-Miṣriyyah.
13. Al-Ḥashr: 7
14. *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, Ḥadīth 6779; *Ṣaḥīḥ Muslim*, Ḥadīth 1707
15. *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, Ḥadīth 4418
16. *Sunan Abī Dāwūd*, Ḥadīth 4990
17. Al-Sarakhsī, *Al-Mabsūṭ*, Jild 9, Safah 187, Dār al-Ma'rifah, Beirut.
18. Al-Nawawī, *Rawḍat al-Ṭālibīn*, Jild 10, Safah 174.
19. Ibn Qudāmah, *Al-Mughnī*, Jild 10, Safah 157, Dār al-Fikr, Beirut.
20. Al-Nawawī, *Rawḍat al-Ṭālibīn*, Jild 10, Safah 174.
21. Al-Qarāfī, *Al-Furūq*, Jild 4, Safah 208, Dār al-Kutub al-'Ilmiyyah.
22. Al-Sarājī, *Sharḥ al-Muwaṭṭa'*, Jild 7, Safah 145, Dār al-Fikr.
23. Al-Nawawī, *Rawḍat al-Ṭālibīn*, Jild 10, Safah 174.
24. Al-Mā'idah: 33
25. Al-Isrā': 33
26. Al-Mā'idah: 90
27. Al-Isrā': 32
28. Al-Mā'idah: 38